واعظ الجمعۃ
رشتہ داروں کے حقوق
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

رشتہ داروں کے حقوق

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

رشتہ داروں کے حقوق

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

صلہ رحمی کا شرعی حکم

برادرانِ اسلام! "صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے، یعنی رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور حُسنِ سُلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے، اور قطعِ رحمی (یعنی رشتہ کاٹنا توڑنا) حرام ہے"[1]۔

صلہ رحمی اور ادائیگئ حقوق کی تاکید

عزیزانِ محترم! اسلامی تعلیمات میں والدین، بہن بھائیوں، اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے، صلہ رحمی کرنے، حسبِ مَراتب تعظیم وتوقیر بجالانے، اور اُن کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾[2] "اور رشتہ داروں کو اُن کا حق دو!" یعنی اُن کے

---

(۱) "بہارِ شریعت" حظر واِباحت کا بیان، حصہ شانزدہم ۱۶، سُلوک کرنے کا بیان، ۳/ ۵۵۸۔
(۲) پ۱۵، بني إسرائيل: ۲٦.

ساتھ صلہ رحمی، محبت، میل جول، خبر گیری، موقع پر مدد اور حُسنِ مُعاشرت کرو!۔

رشتہ داروں کے ساتھ میل جول رکھنا، اور صلہ رحمی کرنا اُن کا حق ہے، اور اس حق کی ادائیگی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ﴾[1] "اور وہ کہ جوڑتے ہیں اُسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا"۔

رشتہ داروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل

حضراتِ گرامی قدر! حضور نبئ کریم ﷺ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ خوب حُسنِ سُلوک سے پیش آتے، اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد بھی فرماتے تھے، اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریبی شخصیت تھیں، سرورِ کونَین ﷺ کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: «إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحمِلُ الْكَلَّ، وَتَكسِبُ المَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ»[2] "آپ صِلہ رحمی فرماتے ہیں، مزدوروں کا بوجھ اُٹھا کر ان کی مدد کرتے ہیں، ناداروں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور مَصائب میں لوگوں کی مدد فرماتے ہیں"۔

حضور نبئ کریم ﷺ نے ہمیشہ رشتہ داروں کے ساتھ تعلق بنائے رکھنے کی تاکید فرمائی، حضرت سیّدنا ابن ابو الحسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَلَا أَدُلُّكُم عَلَى خَيرِ أَخْلَاقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ!»[3] "کیا میں تمہیں دنیا

---

(١) پ١٣، الرَّعد: ٢١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب بَدْء الْوَحْي، باب كيف كان بَدْءُ الوحي...إلخ، ر: ٣، صـ١.

(٣) "شعب الإيمان" للبَيهقي، باب في حسن الخلق، ر: ٨٣٠٠، ٦/ ٢٨١١.

وآخرت میں سب سے اچھے اَخلاق نہ بتادوں؟ جو تم سے تعلق توڑے تم اُس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے مُعاف کر دو!"۔

جنّت میں داخلے کا ذریعہ

عزیزانِ محترم! رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا، اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا، جنّت میں داخلے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، حضرتِ سیّدنا ابوایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبئ پاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت میں داخل کردے، سروَرِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «تَعْبُدُ اللهَ وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ!»[1] "اللہ تعالی کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور نماز ادا کرو، اور زکاۃ دیا کرو، اور صلۂ رحمی کیا کرو!" یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سے پیش آؤ، اور اُن کے حقوق کی پاسداری کرو۔

افضل ترین عمل

جانِ برادر! صلہ رحمی افضل ترین اعمال میں سے ایک ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن انَس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ، وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ»[2] "افضل ترین عمل یہ ہے کہ جو تم سے رشتہ توڑے تم اُس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے مُعاف کردو!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ر: ١٣٩٦، صـ٢٢٥.

(٢) "مسند الإمام أحمد" حديث مُعاذ بن أنس الجُهني رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ، ر: ١٥٦١٨، ٥/ ٣٠٩.

صلہ رحمی کا حقیقی مفہوم

حضراتِ ذی وقار! صلہ رحمی کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے اچھے بُرے طرزِ عمل کی پرواہ کیے بغیر، خالصۃً اللہ کی رضا اور حکم بجا آوری کے لیے اُن سے میل جول رکھا جائے، اُن کے دکھ سُکھ میں شریک رہا جائے، اور مشکل وقت میں اُن کی مدد کی جائے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ الوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا»[1] "صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اگر اُس سے قطع رحمی کی جائے، تب بھی وہ صلہ رحمی کرے!"۔

بدلے میں صلہ رحمی کرنے سے مُراد یہ ہے کہ انسان صرف اُس رشتہ دار سے ملے جو اِس سے ملتا ہو، اور جو نہیں ملتا اُس سے میل جول اور تعلق نہ رکھے، لیکن صلہ رحمی کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رشتہ دار آپ سے قطع تعلقی کرے، تو جواباً تعلق توڑنے یا بدسُلوکی کے بجائے اُس سے حُسنِ سُلوک کریں، ادب واحترام سے پیش آتے رہیں، اور اُس کے ساتھ خیر وبھلائی کی عادت کو ترک نہ کریں!۔

صلہ رحمی کے فوائد

عزیزانِ مَن! رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا، اُن سے تعلق بنائے رکھنا، اور اُن کے حقوق ادا کرنا، صلہ رحمی کی مختلف صورتیں ہیں، صلہ رحمی کے متعدّد فوائد ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب ليس الواصل بالمكافئ، ر: ٥٩٩١، صـ١٠٤٩.

(۱) صلہ رحمی گناہوں کی بخشش کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾[1] "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی، اور چاہیے کہ مُعاف کریں اور درگزر کریں، کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش کرے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

(۲) رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا محبت، مال، اور عمر میں برکت کا سبب ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ؛ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي المَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ»[2] "اپنے رشتہ داروں کو پہچانو؛ تاکہ رشتوں کا لحاظ رکھ سکو؛ اس لیے کہ رشتہ داروں سے حسنِ سُلوک خاندان میں محبت، اور مال وعمر میں برکت کا سبب ہے"۔

(۳) صلہ رحمی رزق میں وُسعت، کُشادگی، اور عمر میں برکت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»[3] "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کے رزق میں وُسعت اور عمر میں برکت ہو، اُسے صلہ رحمی کرنی چاہیے"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۲۲.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ۱۹۷۹، صـ۴۵۸.

(۳) "صحيح البخاري" باب من بسط له في الرزق بصلة الرحم، ر: ۵۹۸٦، صـ۱۰۴۸.

(۴) صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک بُری موت سے نَجات وحفاظت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيدُ اللهُ بهما فِي الْعُمُرِ، وَيَدْفَعُ بهما مِيتَةَ السُّوءِ، وَيَدْفَعُ اللهُ بهما الْمَكْرُوهَ وَالمَحْذُورَ»[1] "صدقہ اور صلہ رحمی کے سبب اللہ تعالی عمر میں برکت دیتا، بُری موت کو دفع کرتا، اور ناپسندیدہ اور قابلِ اِجتناب چیز کو دُور فرماتا ہے"۔

(۵) رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی ایمان کی علامت ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»[2] "جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے"۔

(٦) صلہ رحمی لمبی عمر اور بُری موت سے نَجات کا سبب ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ عائشہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ، يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ»[3] "صلہ رحمی، اچھے اَخلاق اور اچھا پڑوسی، شہروں ملکوں کو آباد، اور عمر میں اِضافہ کرتے ہیں"۔

---

(١) "مسند أبي يعلى" للمُوصِلي، يزيد الرقاشي عن أنس بن مالك، ر: ٤١٠٤، ٣/ ٣١٨.
و"المقصد العلي في زوائد أبي يعلى المُوصِلي" كتاب البرّ والصلة، ر: ٩٩٦، ٣/ ١٨.
(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب إكرام الضيف ...إلخ، ر: ٦١٣٨، صـ١٠٦٩.
(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا، ر: ٢٥٣١٤، ٩/ ٥٠٤.

صلہ رحمی کا سب سے بہترین طریقہ

میرے محترم بھائیو! صلہ رحمی کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے گھر جایا جائے، ان سے ملاقات کرکے ان کی خیریت اور حال اَحوال جانا جائے، انہیں تحفے تحائف دیے جائیں، ان کی خوشی وغمی میں شرکت کی جائے، کوئی رشتہ دار بیمار ہو تواُس کی عیادت کی جائے، جب بھی سامنا ہو تو خوش دلی سے ملاقات کی جائے، اور اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہو تواُن کی حاجت رَوائی کی جائے۔

قطع رحمی کی مذمّت اور نقصانات

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! اسلام میں خونی رشتوں کے ساتھ قطع رحمی کرنا، اُن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا باعث ہے، اور قرآنِ کریم میں اس کی سخت ممانعت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾[1] "اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو، اور رشتوں کا لحاظ رکھو (یعنی قطع تعلق نہ کرو)، یقیناً اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے!"۔

رشتہ داروں سے قطع تعلقی، اللہ کی رحمت سے دُوری اور بُرے انجام کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾[2] "اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکّے ہونے کے بعد توڑتے ہیں، اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے

(۱) پ٤، النساء: ١.
(۲) پ١٣، الرعد: ٢٥.

ہیں، ان کا حصہ لعنت ہی ہے، اور ان کا ٹھکانہ بُرا گھر "یعنی جہنم ہے!۔

رشتہ داروں کے ساتھ بات بات پر ناراض ہونا اور قطع تعلقی کر لینا، جنّت میں داخلے سے محرومی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا جُبیر بن مُطعِم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ»[1] "قطع رحمی کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔

قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ»[2] "بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات (شبِ جمعہ) پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا رشتہ توڑنے والے کسی بھی شخص کا عمل قبول نہیں کیا جاتا ہے"۔

حُسنِ سُلوک

برادرانِ اسلام! قرآنِ کریم میں رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾[3] "اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور لوگوں سے اچھی بات کہو!"۔

اس دنیا میں سب سے زیادہ حُسنِ سُلوک، اور عزّت افزائی کے لائق ہمارے اپنے والدین ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب إثم القاطع، ر: ٥٩٨٤، صـ١٠٤٨.
(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، ر: ١٠٢٧٦، ٣/ ٥٣٣.
(٣) پ١، البقرة: ٨٣.

﴿عَلَیۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَیۡـًٔا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا﴾[1] "اے حبیب! آپ ان سے فرما دیجیے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا، یہ کہ کسی کو اللہ کا شریک مَت ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو"۔

والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا بدلہ

عزیزانِ محترم! جو مسلمان اپنے والدین اور بڑوں کے ساتھ عزّت، احترام اور حُسن سُلوک کا مُعاملہ کرتا ہے، اللہ تعالی دنیا ہی میں اس کی عزّت واحترام کا ساماں کر دیتا ہے، اور اس کی اپنی اولاد کے دل میں اس کی عزّت ڈال دی جاتی ہے۔ رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «بَرُّوا آباءَكُمْ، تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُم»[2] "اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے"۔

والدین سے حُسن سُلوک اور بھلائی کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیکی کی جائے، ان کی عزّت وتکریم اور ادب واحترام کیا جائے، ان کے ہر جائز حکم پر بخوشی عمل کیا جائے، ان کی خدمت کے لیے ہر دَم کوشاں رہا جائے، اور انہیں خوشی فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، نیز اس سے نرم گفتگو کی جائے، ان کے آگے تواضُع، عاجزی اور انکساری کی جائے!۔

اہل وعِیال کے ساتھ نرمی اور حُسنِ سُلوک

جانِ برادر! اپنے اہل وعِیال کے ساتھ بھی نرمی، محبت اور حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے کہ یہ شرعاً اُن کا حق ہے، اور اسی کی ہمیں تلقین وترغیب دی گئی ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ

(۱) پ۸، الأنعام: ۱۵۱.
(۲) "مُستدرَك الحاكم" كتاب البرّ والصّلة، ر: ۷۲۵۹، ۷/ ۲۵۹۲.

نے فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِه، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي!»[1] "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں اپنے اہل وعِیال کے لیے تم سب سے بہتر سُلوک کرنے والا ہوں"۔

رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اُن کا حق ہے

یاد رکھیے! رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا، آپ کا اِحسان نہیں بلکہ اُن کا حق ہے، لہذا والدین، بہن بھائیوں، اور اہل وعِیال سمیت دیگر رشتہ داروں کے ساتھ کیے گئے حُسنِ سُلوک یا نیکی کو جتایا نہ جائے، نہ ہی انہیں اپنے سے کمتر سمجھا جائے، نیز اللہ تعالی سے اُن کے حقوق کی ادائیگی اور پاسداری کی توفیق مانگی چاہیے!۔

بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر شفقت

عزیزانِ مَن! بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر رحم وشفقت، یہ رشتہ داروں سمیت تمام مسلمانوں کے اہم حقوق میں سے ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے بڑوں کی تعظیم وتوقیر کرنے، اور چھوٹوں کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا»[2] "جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «كَبِّرِ الكُبْرَ»[3] "بڑے کے مرتبہ اور عزّت کا خیال رکھو!" لہذا آج اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ کَل بڑھاپے میں کوئی ہماری

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.
(٢) المرجع نفسه، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ر: ١٩١٩، صـ٤٤٨.
(٣) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ٦١٤٣، صـ١٠٧١.

عزّت و تکریم کرے، تو آج ہمیں بھی اپنے بڑوں، بزرگ رشتہ داروں، اور عمر رسیدہ مسلمانوں کی عزّت اور ان کا ادب واحترام کرنا ہو گا، حضرت سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللهُ تَعَالَی عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالَی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخاً لِسِنِّهِ، إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّه»[1] "جو جوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کے باعث اس کی عزّت کرتا ہے، اللہ تعالی اُس جوان کے لیے کسی کو مقرّر فرما دیتا ہے، جو اِس کے بڑھاپے میں اس کی عزّت کرے گا"۔

اَولاد کی اچھی تعلیم وتربیت

حضراتِ گرامی قدر! ہمارے خونی اور قریبی رشتہ داروں میں ایک اہم رشتہ اولاد کا بھی ہے، یہ ایک ایسا رشتہ ہے جس کے ساتھ ہمارا خون اور جذبات دونوں جُڑے ہوتے ہیں، اسلامی تعلیمات میں اولاد کے حقوق کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اور اَولاد کا سب سے اہم اور بنیادی حق اُن کی اچھی تعلیم وتربیت ہے، اور اَولاد کی اچھی تربیت ہی اچھے مُعاشرے کی بنیاد ہے، حضرت سیّدنا ایوب بن موسیٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالَی عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَداً مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ»[2] "باپ کی طرف سے اَولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں، کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے!"۔

حضرت سیّدُنا علی -کرّم اللہ وجہہ- نے فرمایا: «عَلِّمُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُم الخَيْرَ!»[3] "اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھلائی کی تعلیم دو!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبوابُ البرّ والصلة، ر: ٢٠٢٢، صـ٤٦٦.
(٢) المرجع نفسه، باب ما جاء في أدب الولد، ر: ١٩٥٢، صـ٤٥٣.
(٣) "شعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين، ر: ٨٧٠٤، ٦/ ٢٩١١.

عزیزانِ گرامی قدر! "بعض لوگوں کو اپنی اولاد میں سے لڑکوں کے ساتھ زیادہ محبت ودلچسپی ہوتی ہے، جبکہ لڑکیوں کو وہ بوجھ سمجھتے ہیں، اور ان کی خبر گیری اور تربیت میں کوتاہی برتتے ہیں، یہ عمل مُعاشرتی بگاڑ کا ایک بدترین سبب ہے، دین اسلام نے خصوصیت کے ساتھ لڑکیوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی تاکید فرمائی، اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ»[1] "جس شخص کی تین ۳ بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی تربیت کرے، اور مناسب جگہ ان کی شادی کرے، اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے، اس کے لیے جنّت ہے"[2]۔

اَولاد کے مابین برابری کا حکم

میرے محترم بھائیو! "اللہ کے حبیب ﷺ نے ہمیں ساری اولاد کے درمیان برابری کا حکم فرمایا، اور یہ بھی کہ ان کے درمیان فرق نہ کیا جائے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ»[3] "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین برابری رکھو"۔

بیٹے کو بوسہ ومحبت زیادہ دینے، اور بیٹی کو محبت سے محروم کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے، کہ اس مُعاملہ میں بھی اپنے بچوں میں برابری کی جائے، ایک شخص حضور نبئ کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اس کا بچہ آیا، اس نے اسے اُٹھایا، چوما اور اپنی گود میں بیٹھا لیا، پھر کچھ دیر بعد اس کی بچی آئی، تو اس نے اسے

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى، ر: ٥١٤٧، صـ٧٢٣.
(٢) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" بڑوں کا ادب واحترام اور تربیتِ اولاد، ۱/۹۰، ۹۱۔
(٣) "صحيح البخاري" باب الإِشْهَادِ فِي الْهِبَة، ر: ٢٥٨٧، صـ٤١٨.

اُٹھایا اور اپنی ایک جانب بٹھا دیا، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «فَمَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا»[1] "تم نے ان دونوں کے درمیان برابری نہیں کی"[2]۔

رشتہ داروں کے ساتھ مالی تعاوُن کی تلقین

حضراتِ ذی وقار! رشتہ داروں کے حقوق میں محض ان سے صلہ رحمی، حُسنِ سُلوک اور اظہارِ ہمدردی کافی نہیں، بلکہ وقتِ ضرورت ان کی حاجت رَوائی، خبرگیری، اور حسبِ استطاعت مالی تعاوُن بھی ہماری ذمہ داری ہے، قرآنِ کریم میں متعدّد مقامات پر اس کی تلقین آئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ﴾[3] "اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور سائلوں کو"۔

صدَقات وخیرات کے ذریعے رشتہ داروں کی مدد اُن کا حق ہے

عزیزانِ مَن! رشتہ داروں کے ساتھ مالی تعاوُن اور صدَقات وخیرات کے ذریعے مدد اُن کا حق ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[4] "تو رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو، یہ بہتر ہے اُن کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں، اور انہی کا کام بنا" یعنی وہ فلاح پانے والے ہیں!۔

صدَقات وخیرات میں رشتہ داروں کو مقدَّم رکھنے کا حکم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

---

(١) "شعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين، ر: ٨٧٠٠، ٦/ ٢٩١٠.
(٢) "تحسین خطابت ٢٠٢٠ء" بڑوں کا ادب واحترام اور تربیتِ اولاد، ۹۱/۱۔
(٣) پ٢، البقرة: ١٧٧.
(٤) پ٢١، الرُّوم: ٣٨.

وَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَ مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴾[1] "تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو، تو وہ ماں باپ، قریب کے رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے، اور جو تم بھلائی کرو یقیناً اللہ اُسے جانتا ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآئِ ذِى الۡقُرۡبٰى ﴾[2] "یقیناً اللہ حکم فرماتا ہے انصاف، اور نیکی، اور رشتہ داروں کو دینے کا"۔

افضل ترین صدقہ

حضراتِ گرامی قدر! مخالف اور کینہ پرور رشتہ دار پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے، حضرتِ سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ: الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ»[3] "بے شک سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور رشتہ دار پر کیا جائے"۔

حضرت سیّدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الصَّدَقَةُ على المسكينِ صَدَقة، وهي على ذي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: (١) صدقة (٢) وصِلة»[4] "کسی عام غریب کو صدقہ دینے کا ایک اجر ہے، اور رشتہ دار غریب کو صدقہ دینے کا دُگنا اَجر ہے: (۱) ایک صدقہ دینے کا (۲) اور دوسرا رشتہ داری نبھانے کا، صلہ رحمی کا"۔

---

(١) پ٢، البقرة: ٢١٥.

(٢) پ١٤، النحل: ٩٠.

(٣) "مسند الإمام أحمد" حديث أبي أيوب الأنصاري، ر: ٢٣٥٨٩، ٩/ ١٣٨.

(٤) "سنن الترمذي" أبواب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، ر: ٦٥٨، صـ١٦٨.

حضور نبیٔ کریم ﷺ نے مُعاشی اعتبار سے کمزور اور غریب رشتہ داروں کی مدد کی تلقین فرمائی، جب حضرت سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا باغ راہِ خدا میں صدقہ کیا، تو رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ»[1] "اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو!"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! رشتہ داروں کے ساتھ نیک سُلوک اور اُن کے حقوق کی ادائیگی اجر وثواب کا سبب، جبکہ قطع تعلقی دنیا وآخرت میں نقصان ووبال کا باعث ہے، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے والدین، بہن بھائیوں سمیت تمام رشتہ داروں کے حقوق ادا کرے، اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ بَرتے، خوش دلی سے پیش آئے، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے، قطع تعلقی نہ کرے، وہ بیمار ہوں تو اُن کی عِیادت کو جائے، انہیں کوئی مشکل درپیش ہو تو ان کی حاجت رَوائی کرے، اُن سے کوئی غلطی سرزَد ہو جائے تو درگزر کرے، انہیں مالی مسائل درپیش ہوں تو حسبِ استطاعت مالی تعاوُن کرے؛ کہ ایسا کرنا دنیا وآخرت دونوں جہاں میں فلاح و کامرانی کا سبب ہے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے والدین، بہن بھائیوں اور اہل وعِیال کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کے ساتھ حُسن سُلوک اور بھلائی کرنے کی سوچ عطا فرما، غریب اور ضرورتمند بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کی مدد کی ہمت عطا فرما، اپنے مسلمان

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الأقربین ...إلخ، ر: ٢٣١٦، صـ٤٠٥.

بھائیوں کے کام آنے اور ان کی حاجت رَوائی کی توفیق عطا فرما، اپنے ذمہ واجب الاداء تمام حقوق کی پاسداری کی سوچ عطا فرما، ادائیگیٔ حقوق میں ہر کوتاہی سے بچا، اور حقوق العباد کے سلسلے میں جو کوتاہیاں ہو چکیں اُن کا کفّارہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بار گاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا

کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.